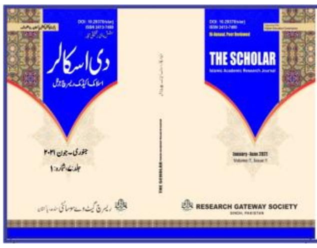

THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

صحیح بخاری میں تکرارِ متون واسانید کے اسباب
(ایک تحقیقی مطالعہ)

REASONS FOR REPETITION OF MUTOON AND ASANID IN SAHIH BUKHARI

1. **Shahzada Imran Ayub**
Associate Professor, Division of Arts and Social Sciences, The University of Education, Lower Mall Campus, Lahore.
Email: drhfzimran@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-5840-1646

2. **Abdul Ghaffar**
Ph. D Scholar, Dept of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.
Email: Aghaffar127@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-5586-9518

To cite this article:
Ayub, Shahzada Imran, and Abdul Ghaffar "REASONS FOR REPETITION OF MUTOON AND ASANID IN SAHIH BUKHARI (A RESEARCH STUDY)." The Scholar Islamic Academic Research Journal 8, no. 2 (December 24, 2022).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar1

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 8, No. 2 || July -December 2022 || P. 1-15
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue15urduar1
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar1
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2022-12-24

CC BY NC SA
Open Access

صحیح بخاری میں تکرارِ متون واسانید کے اسباب
(ایک تحقیقی مطالعہ)

REASONS FOR REPETITION OF MUTOON AND ASANID IN SAHIH BUKHARI

(A research study)

ABSTRACT:
Sahih Bukhari has the honor of being the most correct book after the Book of Allah. One of the features of this book is its repetition in Mutoon (متون) and Asaneed (اسانید). Undoubtedly, this repetition mentioned by Imam Bukhari is not without purpose but there are many wisdoms hidden in it. If you look at the repetition of the chain of transmission, then one of the motives behind it is to prove the connection of the Mo`an`an (معنعن) tradition. Those narrators who have narrated the narration from “An” (عن) prove that they have listened to their own Shaykh by quoting other Asanads. Thus, there is no objection to the hadith. This was one of the matters of repetition in Asanid and if the reasons for the repetition of the texts are examined, it becomes clear that an important reason for the repetition of the text is the inference of jurisprudential issues, what is meant is that if a hadeeth contains a number of issues, then they have copied it in different books and chapters and deduced more than one issue from it. Similarly, one of the reasons for the repetition of texts is that sometimes the narrators of a hadith narrate the same hadith with more or less words, so Imam Bukhari brings the same hadith again and again, so that additional problems can be deduced from the extra words contained in it. It is clear from the above lines that the repetition of the Ahadith in Sahih Bukhari is not in vain but contains many benefits and wisdoms.
KEYWORDS: Hadith, Sahih Bukhari, Imam Bukhari, Sanad, Matan, Repitition, Mo`an`an, Marfoo`, Moqoof, Gharabat, Riwayat Bil M`ana, Reasons, Wisdoms.

کلیدی الفاظ: حدیث، صحیح البخاري، الإمام البخاري، سند، المتن، تکرار، معنعن، مرفوع، موقوف، غرائب، روایات بالمعانی، أسباب، حکمۃ.

صحیح بخاری کے مصنف امام بخاریؒ کا مکمل نام ''ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری'' ہے۔ آپ بخارا شہر میں ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور سمرقند میں ۲۵۶ھ میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ صغر سنی ہی میں آپ کے سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا لہٰذا ابتدائی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ کی والدہ نے ادا کی۔ کچھ ہوش سنبھالا تو والد کے ترکہ سے ملنے والے مال سے تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ اس معاشی سرگرمی میں بھی آپ کی صداقت اور ایفائے عہد لوگوں میں معروف تھی۔ مالی نفع حاصل ہوتا تو عیش و عشرت کی زندگی اختیار کرنے کی بجائے حصولِ علم کے لئے مال صرف کرتے اور مزید نادار طلبا اور مفلس لوگوں کی امداد بھی فرماتے۔ ان اوصافِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ سے بھی نوازر کھا تھا کہ جس کا اعتراف بالآخر آپ کے معاصرین کو کرنا ہی پڑا۔ آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف کیں جن میں سب سے بلند پایہ کتاب ''صحیح بخاری'' ہے۔

صحیح بخاری کا مکمل نام ''الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ'' ہے۔ یہ حدیث کی کتاب امام بخاریؒ کی سولہ سالہ محنت اور جانفشانی کا نتیجہ ہے کہ جسے موصوف نے چھ لاکھ احادیث میں سے منتخب فرمایا اور اس میں پوری تحقیق کے ساتھ صرف صحیح احادیث ہی کو یکجا کرنے کا التزام فرمایا۔ خلوص کا عالم یہ تھا کہ موصوف ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے غسل فرماتے، پھر دو رکعتیں ادا کرتے اور پھر صحت کے مکمل یقین کے ساتھ حدیث کو کتاب میں درج فرماتے۔ یہی باعث ہے کہ نہ صرف امت نے اس کتاب کو قبول کیا ہے بلکہ علما نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ''صحیح بخاری'' ہی ہے۔ جامعیت اور صحت کے ساتھ ساتھ صحیح بخاری کے خصائص میں سے ایک تکرار بھی ہے، یعنی مصنف ایک ہی حدیث کو بار بار نقل فرماتے ہیں حتیٰ کہ اس تکرار کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق کے مطابق مکررات سمیت صحیح بخاری کی روایات کی تعداد 7397 ہے لیکن اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو پھر تعداد 2602 باقی رہ جاتی ہے۔[1]

[1] Ibn Hajar Al-Asqalani, Abu al-Fazal Ahmad bin Ali, Fath al-bari Sharah Sahih al-Bukhari, Dar ul Marifah, Beroot, 1379 Ah, (1:469)

دراصل یہ چیز انسانی فطرت میں شامل ہے کہ تکرار اور بار بار دہرانے سے اسے کوئی بھی بات اچھی طرح سمجھ آ جاتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فطرتِ انسانی کے مطابق انبیاء کو بار بار پیغامِ ہدایت دے کر مبعوث فرمایا۔ قرآن کریم میں بھی اہم احکام کو بار بار ذکر فرمایا، چنانچہ صرف نماز کا حکم ہی کم و بیش سات سو کے قریب دیا گیا ہے، اسی طرح وعد و وعید، امر و نہی، قصص و امثال وغیرہ میں بھی بہت تکرار موجود ہے، پھر سورۂ رحمٰن ہی کو دیکھ لیں تو ایک ہی آیت ((فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ)) بار بار ذکر کی گئی ہے۔ گویا تکرار کوئی معیوب شے نہیں بلکہ فطرتِ انسانی کے مطابق احکامات کی یاددہانی کے لئے مفید اور ضروری ہے۔

قرآن کریم کی طرح احادیث میں بھی تکرار موجود ہے، محدثین نہ صرف الفاظِ حدیث کے مختلف ہونے بلکہ تبدیلیٔ اسناد کے سبب بھی احادیث کو مکرر لاتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی حدیث میں متنوع احکام و مسائل موجود ہوتے ہیں جس بنا پر اسے متعدد مقامات پر نقل کیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایک ہی مسئلے کی توثیق و تائید کے لئے مختلف مقامات پر ایک ہی موضوع سے متعلق قولی، فعلی اور تقریری حدیث کو بیان کیا جاتا ہے۔ نقلِ حدیث میں تکرار اس لئے بھی ہو جاتا ہے کہ ائمہ حدیث حسبِ ضرورت ایک ہی حدیث کو کبھی مختصر اور کبھی مکمل ذکر کر دیتے ہیں۔ اسی طرح کبھی غرابتِ حدیث کو ختم کرنے کے لئے اور کبھی موقوف و مرفوع کے اختلاف کو رفع کرنے کے لئے محدثین احادیث کو مکرر لے کر آتے ہیں۔ الغرض متعدد اسباب و وجوہ کی بنا پر محدثین اپنی کتب میں روایات کو بار بار نقل کرتے ہیں۔ چونکہ ہمارا موضوع صحیح بخاری سے متعلق ہے تو آئندہ سطور میں اسی حوالے سے تحقیق و توضیح کی کوشش کی جائے گی کہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں کن اسباب کی بنا پر روایات کو تکرار کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس بحث کو ہم نے دو بنیادی اجزاء میں تقسیم کیا ہے؛ باعتبارِ سند تکرار کے اسباب اور باعتبارِ متن تکرار کے اسباب۔ حتی الامکان ان دونوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

باعتبارِ سند تکرار کے اسباب:

1. معنعن کے اتصال کا اثبات:

معنعن سے مراد وہ روایت ہے جسے کوئی راوی لفظِ عن کے ساتھ روایت کرے۔ ایسی روایت اسی صورت

میں متصل اور قابل قبول ہوتی ہے جب اسے روایت کرنے والا راوی مدلس نہ ہو۔ مدلس (تدلیس کرنے والا) دراصل وہ راوی ہوتا ہے جو اپنے استاد (جس سے حدیث سنی ہو) کو حذف کر کے اس سے اوپر والے راوی (جس سے ملاقات تو ہو مگر حدیث نہ سنی ہو) سے اس طرح روایت کرے کہ استاد کا حذف ہونا معلوم نہ ہو اور قارئین کو یوں محسوس ہو کہ اس نے یہ حدیث اپنے استاد ہی سے سنی ہے۔ گویا راوی جب اپنے شیخ کا نام ظاہر نہیں کرتا اور الفاظ بھی ''عن'' اور ''قال'' جیسے استعمال کرتا ہے کہ تو اس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس کا اپنے شیخ سے سماع ثابت بھی ہے کہ نہیں۔[2] یہی باعث ہے کہ اگر کسی راوی میں تدلیس ثابت ہو جائے تو جمہور علما کے نزدیک اس کی روایت اسی وقت قبول کی جاتی ہے جب وہ سماع کی صراحت کر دے۔ امام ابن مدینیؒ[3] اور حافظ ابن حجرؒ[4] نے بھی یہی توضیح فرمائی ہے۔

سماع کی تصریح کے ساتھ ائمہ حدیث نے مدلس کی روایت کو قبول کیا ہے لہٰذا غالباً یہی باعث ہے کہ امام بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح میں مدلسین سے روایات نقل فرمائی ہیں۔ اگرچہ یہ چیز معترضین کی نظر سے نہ بچ سکی لیکن ان کے تمام اعتراضات اس لحاظ سے باطل و بے بنیاد ہیں کہ امام بخاریؒ نے جن مدلس رواۃ سے روایات لی ہیں ان کا اپنے شیخ سے سماع بھی ثابت ہے اور یہی سماع ثابت کرنا صحیح بخاری میں تکرارِ اسانید کا ایک سبب بھی ہے ۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے ایک مقام پر مدلس راوی ''قتادہ بن دعامہ'' کی حضرت انسؓ سے صیغہ عن سے ایک روایت نقل کی ہے کہ جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں ((حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ...))

---

2 Ibn Al-Salah, Abu Amar Usman bin Abdurrahman, M`arifat Uloom al-hadith, Dar ul Fikar, Beroot, 1406 Ah, (P: 73)

3 Khateeb Baghdadi, Abu bakar Ahmad bin Ali, Al-kifayah Fi Ilm Arriwaya, Al-Maktaba Al-ilmyyah Al-madina Al-munawwarah, 1365 Ah, (P:387)

4 Ibn Hajar Al-Asqalani, Abu al-Fazal Ahmad bin Ali, Sharah Nukhbat ul Fikar Fi Mustalah ahl al-asar, Matba` safeer Al-Ryaadh, 1422 Ah, (P: 221)

[5] پھر یہی روایت امام بخاریؒ نے "کتاب الصلوٰۃ"[6] میں قتادہ بن دعامہ کی حضرت انسؓ سے سماع کی تصریح کے ساتھ یوں ذکر فرمائی ہے ((حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَتْفِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ...))۔ گویا یہاں امام بخاریؒ نے تکرارِ حدیث سے مدلس راوی کے سماع کی تصریح ثابت کی ہے۔

اسی طرح ایک جگہ امام بخاریؒ نے مدلس راوی "ابواسحاق" کی اسود بن یزید سے صیغہ عن سے روایت نقل فرمائی ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں: ((حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ...))[7]۔ یہی روایت امام بخاریؒ نے کتاب مناقب الانصار، کتاب المغازی اور کتاب التفسیر میں بھی ابواسحاق کے اسود بن یزید سے عنعنہ کے ساتھ ہی نقل فرمائی ہے۔ تاہم "کتاب سجود القرآن" میں امام بخاریؒ نے یہی روایت ابواسحاق راوی کے اسود بن یزید سے سماع کی صراحت کے ساتھ بھی نقل فرمائی ہے، چنانچہ اس میں کچھ اس طرح الفاظ ہیں:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ " قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ...))[8]

تکرارِ حدیث سے مدلس راوی کے سماع کی تصریح ثابت کی ہے۔

اسی طرح ایک جگہ امام بخاریؒ نے مدلس راوی "ابواسحاق" کی اسود بن یزید سے صیغہ عن سے روایت نقل فرمائی ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

---

5 Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismaeel, Al-Jamee Al-Musnad Al-Sahih Al-Mukhtasar Min Umoor Rasool Allah Wa Sunanihi Wa Ayyamihi, Hadith Number: 531

6 Sahih Bukhari, Kitab Al-Salah, Hadith Number: 412

7 Sahih Bukhari, Kitab Sujood Al-Quran, Hadith Number: 1070

8 Sahih Bukhari, Kitab Sujood Al-Quran, Hadith Number: 1067

((حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ...))[9]۔ یہی روایت امام بخاریؒ نے کتاب مناقب الانصار، کتاب المغازی اور کتاب التفسیر میں بھی ابواسحاق کے اسود بن یزید سے عنعنہ کے ساتھ ہی نقل فرمائی ہے۔ تاہم "کتاب سجود القرآن" میں امام بخاریؒ نے یہی روایت ابواسحاق راوی کے اسود بن یزید سے سماع کی صراحت کے ساتھ بھی نقل فرمائی ہے، چنانچہ اس میں کچھ اس طرح الفاظ ہیں:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ " قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ...))[10]

۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں جو مکررات ذکر فرمائی ہیں ان کا ایک مقصد مدلس رواۃ کے سماع کی تصریح ہے اور ان کے عنعنہ سے جو عدمِ اتصال کا شبہ پیدا ہوتا ہے اسے رفع کرنا ہے۔

2. روایات کو غرابت کے درجہ سے نکالنا:

اصطلاحِ محدثین میں غریب روایت اسے کہتے ہیں جس کی سند کے کسی طبقے میں روایت کرنے والا راوی اکیلا رہ جائے۔[11] حدیث کی یہ غرابت اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک اسے روایت کرنے والا اسی طبقے کا کوئی دوسرا راوی نہ مل جائے۔ چنانچہ امام بخاریؒ کا اپنی صحیح میں مکررات لانے کا ایک سبب یہی ہے کہ آپ اس طریقے سے روایات کو غرابت سے نکال کر شہرت کے درجے تک پہنچاتے ہیں، لہٰذا آپ کسی ایک مقام پر ایک صحابی سے حدیث نقل فرماتے ہیں، پھر دوسری جگہ وہی حدیث کسی دوسرے صحابی سے نقل فرماتے ہیں اور پھر تیسری جگہ

9 Sahih Bukhari, Kitab Sujood Al-Quran, Hadith Number: 1070

10 Sahih Bukhari, Kitab Sujood Al-Quran, Hadith Number: 1067

11 Ibn Kaseer, Abu Al-fida Ismail bin Umar, Al-Baes al-Hasees Ila Ikhtisar Uloom al-Hadith, Dar al-Kutab al-ilmyyah, 1999, (P:166)

وہی حدیث کسی تیسرے صحابی سے نقل فرماتے ہیں۔اسی طرح آپ دوسرے اور تیسرے طبقہ کے رواۃ میں تبدیلی کرکے بھی سند کو شہرت کے درجہ تک پہنچاتے ہیں۔

بطورِ مثال وہ حدیث قابل ذکر ہے جسے امام بخاریؒ ایک ہی باب میں تین مرتبہ لائے ہیں اور تینوں مرتبہ آپ نے الگ الگ راوی سے روایت نقل فرمائی ہے۔چنانچہ حدیث ((تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)) "چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا"[12]۔ایک مرتبہ آپ نے راوی اسحاق بن محمد الفروی سے بیان کی ہے، دوسری مرتبہ اسحاق بن ابراہیم سے اور تیسری مرتبہ الحکم بن نافع سے۔اسی طرح صحابہ میں سے ایک مرتبہ آپ نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل فرمائی ہے اور دو مرتبہ حضرت ابن عمرؓ سے، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امام بخاریؒ اس تکرار اور ہر طبقہ کے رواۃ کی تبدیلی کے ذریعے حدیث کو غرابت سے نکال کر تواتر معنوی کے درجہ تک پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں۔

اسی طرح حدیث ((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"[13]۔امام بخاریؒ نے مختلف مقامات پر تقریباً سات مرتبہ نقل فرمائی ہے اور ہر جگہ اپنے مختلف استاد سے اسے روایت کیا ہے۔چنانچہ ایک جگہ حمیدی سے، دوسری جگہ عبداللہ بن مسلمہ سے، تیسری جگہ محمد بن کثیر سے، چوتھی جگہ مسدد سے، پانچویں جگہ یحییٰ بن مرعہ سے، چھٹی جگہ قتیبہ بن سعید سے اور ساتویں جگہ ابو نعمان سے نقل کرکے گویا آپ نے اس کی غرابت کو کم کرنے اور اسے تقویت پہنچانے ہی کی کوشش کی ہے۔

3. موقوف ومرفوع کا اختلاف رفع کرنا:

موقوف ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کسی صحابی تک پہنچتی ہو یعنی ایسی روایت جو صحابہ کے اقوال وافعال پر مشتمل ہو[14]، جبکہ مرفوع سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند نبی ﷺ تک جا پہنچے یعنی جو آپ ﷺ کے اقوال و

---

12 Sahih Bukhari, Kitab Al-Hudood, Hadith Number: 6789, 6790, 6791

13 Sahih Bukhari, Kitab Bad al-wahy, Hadith Number:1

14 Al-Nawavi, Abu Zakaryyah Yahya bin Sharaf, Al-taqreeb wal-taiseer Lima`rifat Sunan Al-Bashir Al-Nazeer, Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beroot, 1985, (P :33)

افعال اور تقاریر وصفات پر مشتمل ہو[15]۔ صحیح بخاری میں امام بخاریؒ بعض اوقات ایک ہی حدیث کو کہیں موقوف اور کہیں مرفوع بیان کرتے ہیں، جس سے آپ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ایک تو موقوف کا مسند و متصل ہونا بھی ثابت ہو جائے (جو کہ زیادہ قابل اعتماد اور قابل ترجیح ہے) اور دوسرے یہ کہ موقوف و مرفوع کا اختلاف بھی رفع ہو جائے۔ لہٰذا جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ کوئی موقوف حدیث مرفوعاً بھی ثابت ہے تو پھر اگر کسی جگہ کسی سند سے اسے موقوفاً بھی بیان کیا جا رہا ہو تو اس کی رفع میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے ایک مرفوع روایت ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے کہ ''غزوہ خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمرؓ آئے اور کفار قریش کو سب وشتم کرنے لگے عرض گزار ہوئے یارسول اللہ میں نماز نہ پڑھ سکا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں نے بھی نماز نہیں پڑھی۔ پس ہم بطحان کی طرف کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا پس سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی''۔[16] پھر ایک دوسرے باب میں یہی روایت حضرت عمرؓ سے موقوفاً بھی بیان فرمائی ہے۔[17]

اس کی ایک دوسری مثال وہ روایت بھی ہے جسے امام بخاریؒ نے مرفوعاً یوں نقل فرمایا ہے کہ ''نبی ﷺ نے دو قسم کے لباس اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ لباس میں تو اشتمال صماء اور احتباء ہیں کہ ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنا کہ شرمگاہ پر کچھ بھی باقی نہ رہے، تجارت میں ملامسہ اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔''[18] پھر یہی روایت آپ نے ایک دوسری جگہ حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً بھی نقل فرمائی ہے۔[19] یوں آپ احادیث کو مکرر ذکر کر کے موقوف و مرفوع کے اختلاف کو رفع کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کسی روایت کو موقوفاً نقل کرنے سے اس کے رفع میں کسی قسم کا کوئی ضرر واقع نہیں ہوتا۔

---

15 Muqadma Ibn Al-Salah (P: 193), Al-Taqreeb Wal-Taiseer (P:32)

16 Sahih Bukhari, Kitab Mawaqeet Al-Salah, Hadith Number : 596

17 Sahih Bukhari, Kitab Mawaqeet Al-Salah, Hadith Number: 598

18 Sahih Bukhari, Kitab Al-Isteezan, Hadith Number: 6283

19 Sahih Bukhari, Kitab Al-Buyoo, Hadith Number : 2145

باعتبارِ متن تکرار کے اسباب:

1 فقہی مسائل کا استنباط:

اگر ایک حدیث سے کئی مسائل اخذ ہو سکتے ہیں تو امام بخاریؒ نے اسے مختلف ابواب کے تحت ذکر کر کے اس سے ایک سے زیادہ مسائل کا استنباط بھی کیا ہے اور اس وجہ سے اس حدیث کے نقل کرنے میں تکرار ہو گیا ہے۔ موصوف کا یہ منہج جہاں ایک طرف آپ کی فقاہت اور احادیث سے مسائل کے استنباط میں مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے وہاں یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے اپنی الجامع الصحیح میں جو بھی مکرر احادیث نقل فرمائی ہیں وہ بے فائدہ نہیں بلکہ ان میں بہت زیادہ حکمتیں مضمر ہیں۔

تکرارِ حدیث کے ذریعے متعدد فقہی مسائل کے استنباط کے سلسلے میں ایک تو وہ حدیث بطورِ مثال پیش کی جاسکتی ہے جسے امام بخاریؒ نے کتاب الحج میں حج قران کے ثبوتِ جواز کے لئے نقل فرمایا ہے، جس میں حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ "میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔"[20] اس روایت کو امام بخاریؒ نے اس مقام کے علاوہ بھی ۱۲ مقامات پر نقل فرمایا ہے اور ہر مقام پر اس سے ایک نئے مسئلے کا استنباط فرمایا ہے۔ چنانچہ ۱۶۹۳ نمبر پر یہی حدیث نقل فرما کر آپ نے اس سے یہ مسئلہ مستنبط فرمایا ہے کہ قربانی کا جانور راستے میں خرید نا جائز ہے، پھر ۱۷۰۸ نمبر پر اس روایت کو نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ قربانی کے جانور کو راستے میں ہار پہنایا جاسکتا ہے، ۱۸۰۷ نمبر پر اس سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ جسے عمرہ سے روک دیا جائے وہ بعد میں اس کی قضا ضرور ادا کرے، ۱۸۳۴ نمبر پر اسے نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ ہر کام میں نبی ﷺ کی اطاعت ضروری ہے، وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں اس کی ایک دوسری مثال حضرت ابن عمرؓ کی وہ روایت بھی پیش کی جاسکتی ہے جس میں یہ لفظ ہیں ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) [21] "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" اس تفصیلی روایت کو "کتاب الجمعہ" میں ذکر کر کے امام بخاریؒ نے

---

20 Sahih Bukhari, Kitab al-Haj, Hadith Number: 1639

21 Sahih Bukhari, Kitab al-Jumma, Hadith Number: 893

اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ شہر اور گاؤں دونوں جگہ جمعہ کی ادائیگی درست ہے۔ پھر اسی روایت کو آپ نے مزید سات مقامات پر ذکر فرما کر اس سے مختلف مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ ۲۴۰۹ نمبر پر اس روایت کو نقل کر کے آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔ ۲۵۵۴ نمبر پر اس روایت کو نقل کر کے آپ نے اس بات کی کراہت کو ثابت کیا ہے کہ کوئی یہ الفاظ کہے "میرا غلام" یا "میری لونڈی"۔ ۵۱۸۸ نمبر پر اس روایت کو نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ ہر انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ خود کو اور اپنے گھر والوں کو آتشِ جہنم سے بچائے۔ ۵۲۰۰ نمبر پر آپ نے اسے نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہوتی ہے۔

مشتبہ امور کی تشریح و توضیح اور ان سے بچنے کے ثبوت کے سلسلے میں امام بخاریؒ نے کتاب البیوع میں حضرت عائشہؓ کی وہ مفصل روایت نقل فرمائی ہے جس میں مذکور ہے کہ "بچہ توصاحبِ فراش ہی کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا ہے۔"[22] اس روایت کو موصوف نے مزید ۹ مقامات پر بھی ذکر فرمایا ہے اور ہر مقام پر ایک نیا مسئلہ ثابت کیا ہے۔ ۲۲۱۸ نمبر پر اسے نقل کر کے اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ حربی کافر سے بھی غلام خریدا جا سکتا ہے۔ ۲۴۲۱ نمبر پر اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ میت کی طرف سے اس کا وصی دعویٰ کر سکتا ہے۔ ۲۵۳۳ نمبر پر اسے نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ لونڈی کا اپنے آقا کو جننا قیامت کی ایک نشانی ہے۔ کتاب المغازی میں ۴۳۰۳ نمبر پر اسے نقل کر کے فتح مکہ کے اثرات کو بیان کیا ہے۔ ۶۷۴۹ نمبر پر یہی روایت پھر نقل فرمائی ہے اور وہاں یہ ثابت کیا ہے کہ بچہ خواہ آزاد عورت کا ہو یا لونڈی کا اُسی کا ہو گا جس کے بستر پر پیدا ہوا۔

مذکورہ بالا امثلہ سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک ہی متن کو تکرار کے ساتھ اس لئے نقل کیا ہے تاکہ اس سے اُن تمام مسائل کا استنباط کیا جا سکے جن پر وہ حدیث مشتمل ہے۔ گویا موصوف کے تکرارِ متن کا ایک سبب فقہی مسائل کا استنباط بھی ہے۔

---

22 Sahih Bukhari, Kitab al-Buyoo, Hadith Number: 2053

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 1-15
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar

2. احادیث کے زائد الفاظ اور نئے مسائل کا استنباط:

بعض اوقات مختلف رواۃ کے بیان کردہ ایک ہی حدیث کے متن میں کچھ اختلاف اور کمی بیشی ہوتی ہے۔ ایک راوی کی بیان کردہ حدیث میں اگر کچھ الفاظ ہیں تو دوسرے کی بیان کردہ روایت میں اس سے کچھ زائد الفاظ بھی ہوتے ہیں کہ جن سے بعض نئے مسائل ثابت ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو امام بخاریؒ ان نئے الفاظ کو نقل کر کے ان سے مزید مسائل مستنبط کرنے کی غرض سے بھی روایات کو تکرار سے نقل فرماتے ہیں۔

جیسا کہ علاماتِ قیامت سے متعلق حضرت انسؓ کی ایک روایت جس میں علم اٹھ جانے اور جہالت پھیل جانے کا ذکر ہے۔[23] ۸۱ نمبر پر اسی حدیث میں کچھ زائد الفاظ نقل کر کے موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ قربِ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد نگران ہو گا۔ ۸۵ نمبر پر پھر اسی روایت کو کچھ زائد الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور وہاں یہ ثابت کیا ہے کہ ہاتھ یا سر کے اشارے سے بھی کسی فتویٰ کا جواب دے دیا جائے تو درست ہے۔ ۱۰۳۶ نمبر پر اس روایت کے متن کو نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ زلزلوں کی کثرت بھی قیامت کی ایک نشانی ہے۔ ۱۴۱۲ نمبر پر بعض اضافوں کے ساتھ یہی روایت نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اُس وقت سے پہلے پہلے صدقہ کر لینا چاہئے جب کوئی صدقہ لینے والا نہیں ہو گا۔ ۳۶۰۹ نمبر پر بھی یہی روایت نقل فرمائی ہے اور اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے تیس جھوٹے دجال ضرور ظاہر ہوں گے۔ کتاب التفسیر میں ۴۶۳۵ نمبر پر بعض اضافوں کے ساتھ اسی روایت کو پھر نقل فرمایا ہے اور وہاں یہ ثابت کیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔

اسی طرح کتاب الشہادات میں امام بخاریؒ نے جھوٹی گواہی سے متعلق حضرت انسؓ کی ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ جس میں جھوٹی گواہی کو کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔[24] کچھ اضافوں کے ساتھ یہی روایت آپ نے ۲۶۵۴ نمبر پر بھی نقل فرمائی ہے کہ جس میں جھوٹ سے بچنے کی تلقین موجود ہے۔ ۵۷۶۴ نمبر پر اسی روایت کو کچھ زائد الفاظ کے ساتھ نقل فرما کر آپ نے جادو اور شرک کے تباہی ہونے کو ثابت کیا ہے۔ کتاب الادب میں ۵۹۷۶

[23] Sahih Bukhari, Kitab al-Ilam, Hadith Number: 80

[24] Sahih Bukhari, Kitab al-Shahadaat, Hadith Number: 2653

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 1-15
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar

نمبر پر اسی متن کو نقل کر کے آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ ۶۲۷۴ نمبر پر بھی آپ نے اس روایت کو بعض اضافوں کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور وہاں یہ ثابت کیا ہے کہ ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھا جا سکتا ہے۔ ۶۸۵۷ نمبر پر اسے نقل کر کے آپ نے پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے کو کبیرہ گناہ ثابت کیا ہے۔ یہاں بطورِ مثال حضرت ابن عباسؓ کی وہ روایت بھی نقل کی جا سکتی ہے جسے امام بخاریؒ نے حالتِ احرام میں پچھنے لگانے کے جواز کے لئے بطورِ ثبوت نقل کیا ہے۔[25] اسی روایت کو موصوف نے کتاب الصوم میں ۱۹۳۸ نمبر پر نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا جائز ہے۔ کتاب البیوع میں ۲۱۰۳ نمبر پر بعض ترامیم کے ساتھ اسے نقل کر کے اس سے پچھنے لگوانے کی کی اجرت دینے کا جواز ثابت کیا ہے۔ کتاب الاجارہ میں ۲۲۷۷ نمبر پر بھی آپ نے بعض اضافوں کے ساتھ اس روایت کو نقل فرمایا ہے اور وہاں یہ ثابت کیا ہے کہ غلام اور لونڈی کے خراج میں کمی کی سفارش کی جا سکتی ہے۔ کتاب الطب میں ۵۶۹۱ نمبر پر بھی کچھ زائد الفاظ کے ساتھ آپ نے اسے نقل فرمایا ہے اور اس سے ناک میں دواڈلوانے کے جواز کو ثابت کیا ہے۔

بلاشبہ درج بالا تمام امثلہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ صحیح بخاری میں تکرارِ متون کا ایک سبب روایات میں بعض اضافی الفاظ سے نئے مسائل کا استنباط ہے، تاکہ ایک ہی کتاب میں زیادہ سے زیادہ اور ہر طرح کے مسائل کو یکجا کر کے اسے ہر لحاظ سے جامع بنایا جا سکے اور اس کی افادیت میں بھی اضافہ کیا جا سکے۔

3. روایت باللفظ کا تعین اور روایت بالمعنی کے جواز کا اثبات:

روایت باللفظ یعنی ایسی روایت جس میں نبی کریم ﷺ کے فرمان کو لفظ بہ لفظ نقل کیا گیا ہو، یعنی اس کے الفاظ میں کسی بھی قسم کی تبدیلی نہ کی گئی ہو، تو بلاشبہ یہی طریقہ سب سے بہتر ہے اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ روایتِ حدیث کا دوسرا طریقہ وہ ہے جس میں نبی ﷺ کے الفاظ کے معانی ومفاہیم کو راوی اپنے الفاظ میں ادا کرے، اسے روایت بالمعنی کہا جاتا ہے۔ محدثین نے اس طریقے کو جائز تو قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ سخت شرائط بھی مقرر کی ہیں جیسا کہ راوی ثقہ ہو، عربی زبان کے اسرار ورموز سے بخوبی واقف ہو، وہ روایت نہ تو جوامع الکلم میں سے ہو اور نہ ہی ادعیہ ماثورہ پر مشتمل ہو اور پھر راوی عمداً ایسا نہ کرے بلکہ وہ اصل الفاظ

25 Sahih Bukhari, Kitab Jazaa al-Said, Hadith Number: 1835

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 1-15
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar

اگر بھول جائے اور اسے معنی و مفہوم از بر ہو تو اسی صورت میں ایسا کرے وغیرہ وغیرہ۔ تو امام بخاریؒ نے جو متون تکرار کے ساتھ بیان کئے ہیں ان کے پیچھے بھی ایک یہی حکمت پنہاں ہے کہ آپ جہاں ایک طرف روایت باللفظ کا تعین کرنا چاہتے ہیں، وہیں دوسری طرف روایت بالمعنی کے جواز کو بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

امام بخاریؒ نے کتاب البیوع میں ایک روایت ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے کہ ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ))[26]۔یہ روایت موصوف نے کتاب الطب میں ۵۷۶۱ نمبر پر اور کتاب الاجارہ میں ۲۲۸۲ نمبر پر روایت باللفظ کے طور پر نقل فرمائی ہے، یعنی ان تینوں مقامات پر اس کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔تاہم آپ نے یہی روایت کتاب البیوع میں ۲۲۳۸ نمبر پر، کتاب الطلاق میں ۵۳۴۷ نمبر پر، کتاب الطلاق میں ہی ۵۳۴۸ نمبر پر، کتاب اللباس میں ۵۹۴۵ نمبر پر اور کتاب اللباس میں ہی ۵۹۶۲ نمبر پر بھی نقل فرمائی ہے لیکن ان پانچ مقامات پر نقل کی جانے والی روایت ''روایت بالمعنی '' کے طور پر ہے، یعنی اس کے الفاظ میں رواۃ نے کچھ تبدیلی کی ہے اور امام بخاریؒ نے ان تمام روایات کو نقل فرما کر روایت بالمعنی کے جواز کا ہی ثبوت فراہم کیا ہے۔

علاوہ ازیں اس کی مثال وہ روایت بھی ہے جسے امام بخاریؒ نے کتاب الایمان میں ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے ((ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ))[27]۔انہی الفاظ کے ساتھ موصوف نے اس روایت کو کتاب الاکراہ میں ۶۹۴۱ نمبر پر بھی نقل فرمایا ہے جس سے روایت باللفظ کا تعین ہوتا ہے۔البتہ اسی روایت کو آپ نے کتاب الایمان میں ۲۱ نمبر پر اور کتاب الادب میں ۶۰۴۱ نمبر پر بھی نقل فرمایا ہے لیکن ان مقامات پر یہ روایت ''روایت بالمعنی'' کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

---

26 Sahih Bukhari, Kitab al-Buyoo, Hadith Number: 2237

27 Sahih Bukhari, Kitab al-Ieman, Hadith Number: 16

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 1-15
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar

اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاریؒ نے جو متون میں تکرار نقل فرمایا ہے وہ بلا مقصد اور بے فائدہ نہیں بلکہ اس کا ایک مقصد روایت بالمعنی کے جواز کا اثبات ہے۔

خلاصہ بحث:

صحیح بخاری کو کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ کتاب نہ صرف امام بخاریؒ کی سولہ سالہ محنت کا نتیجہ ہے بلکہ آپ کے خلوص، علمی مقام و مرتبہ اور فقہی بصیرت کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔ دیگر متعدد خصائص کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا ایک خاصہ تکرارِ اسانید و متون بھی ہے۔ صحیح بخاری کی احادیث کی تعداد ۲۶۰۲ ہے، لیکن تکرار سمیت تعداد ۷۳۹۷ ہے۔ گویا امام بخاریؒ نے اسانید و متون کو بار بار نقل کر کے روایات کی تعداد تین گنا بڑھادی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ آپ کی ذکر کردہ یہ تکرار بلا مقصد نہیں بلکہ اس میں بہت سی علتیں اور حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ اگر باعتبارِ سند تکرار کو دیکھا جائے تو اس کے پیچھے ایک تو آپ کا یہ مقصد نظر آتا ہے کہ معنعن روایت کا اتصال ثابت ہو جائے، یعنی ایسے مدلس رواۃ جنہوں نے "عن" سے روایت بیان کی ہے آپ دیگر اسانید نقل کر کے ان کا اپنے شیخ سے سماع ثابت کرتے ہیں اور اس طرح حدیث پر کسی قسم کا کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔ تکرارِ اسانید کا دوسرا سبب یہ سامنے آتا ہے کہ روایات غرابت سے نکل کر شہرت کے درجے پر پہنچ جائیں، یعنی ایسی روایت جسے بیان کرنے والا راوی کسی درجے میں اکیلا ہے، آپ دیگر اسانید لا کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسے بیان کرنے والے اور بھی ہیں اور اس طرح وہ روایت مزید قوت پکڑ جاتی ہے۔ تیسرے تکرارِ اسانید سے آپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ موقوف اور مرفوع کا اختلاف رفع ہو جائے، چنانچہ ایک جگہ آپ جس موقوف روایت کو ذکر کرتے ہیں دوسری جگہ اسی کو مرفوع بھی نقل فرمادیتے ہیں، تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ مرفوعاً بھی ثابت ہے۔ یہ تو تھی تکرارِ اسانید کی بات اور اگر تکرارِ متون کے اسباب کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تکرارِ متن کا ایک اہم سبب فقہی مسائل کا استنباط ہے، یعنی اگر ایک حدیث متعدد مسائل پر مشتمل ہے تو آپ اسے مختلف کتب اور ابواب میں نقل کر کے اس سے ایک سے زیادہ مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔ اسی طرح تکرارِ متون کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ بعض اوقات رواۃِ حدیث ایک ہی حدیث کو الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ بیان کرتے ہیں تو امام بخاریؒ ایک ہی حدیث کو بار بار لے کر آتے ہیں تاکہ اس میں موجود زائد الفاظ سے اضافی مسائل و احکام کا استنباط کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں تکرارِ متون کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ موصوف روایت بالمعنی کے

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 1-15
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar

جواز کو ثابت کرنا چاہتے ہیں، اسی مقصد سے آپ ایک ہی روایت کو کئی مقامات پر روایت بالمعنی کے طور پر بھی نقل فرماتے ہیں۔ مذکورہ سطور سے معلوم ہوا کہ صحیح بخاری میں موجود احادیث کی تکرار عبث نہیں بلکہ بہت سے فوائد اور حکمتوں پر مشتمل ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)